حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
اور
مورتی پوجا کی ممانعت
ویدوں کی دنیا میں
مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (آچاریہ)
صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر

اور

مورتی پوجا کی ممانعت

ویدوں کی دنیا میں

مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (اچاریہ)

(صدر جمعیت پیام امن لکھنو۔ انڈیا)

مرکز تحقیق اسلامی۔ پاکستان

جامعہ اسلامیہ ٹرسٹ۔ قصر نور۔ کاموکے ضلع گوجرانوالہ

نام کتاب:............................ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں

مرتب:................................ مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی اچاریہ

ناشر:................................ مرکز تحقیق اسلامی، پاکستان
جامع مسجد خضراء سمن آباد لاہور

پرنٹرز:.............................. وفاق پرنٹنگ پریس وارث روڈ لاہور

تعداد:................................ دو ہزار

قیمت:................................

زیادہ تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کرنے والوں کے لیے
مطلوبہ تعداد لاگت قیمت پر دستیاب ہوگی۔

ملنے کے پتے:

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مرکز تحقیق اسلامی پاکستان۔لاہور

رابطہ: فون نمبر 0300-4731347۔ویب سائٹ: www.tahqeeq.org

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶	محمد (نراشنس) کی بعثت کا مقام	۱۹
۱۷	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ	۱۹
۱۸	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نراشنس کے نام سے	۲۰
۱۹	لفظ احمد و محمد	۲۰
۲۰	لفظ اللہ، رسول و محمد	۲۱
۲۱	لفظ اللہ، رسول، محمد، اللہ اکبر، الا اللہ بھی لفظی طور پر	۲۲
۲۲	والدین کا ذکر	۲۴
۲۳	والد کا نام	۲۴
۲۴	والدہ کا نام	۲۴
۲۵	ویدوں میں حضرت محمد کی صفات سے متعلق......	۲۵
۲۶	مورتی پوجا کی ممانعت ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں	۲۹
۲۷	رگ وید میں مورتی پوجا کی ممانعت	۳۰
۲۸	یجر وید میں مورتی پوجا کی ممانعت	۳۵
۲۹	اتھر وید میں مورتی پوجا کی ممانعت	۳۷
۳۰	پُران، گیتا اور اپنشدوں میں مورتی پوجا کی ممانعت	۳۹
۳۱	گیتا کے مطابق مورتی پوجا کی ممانعت	۳۹
۳۲	صفات خداوندی کا تقابلی جائزہ قرآن کی روشنی میں	۴۲
۳۳	تخلیق کا بیان رگ وید میں	۴۴
۳۴	جنت کا تصور ویدوں کی دنیا میں	۴۶
۳۵	دوزخ کا تصور ویدوں کی دنیا میں	۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ منورہ سے فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر مولانا محمد الیاس فیصل نے یہ کتاب مرکز تحقیق اسلامی پاکستان کے لئے روانہ فرمائی جو شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی نے اسے ''ہندومت'' کے مذہبی ادب ''ویدوں'' سے ترتیب دیا ہے۔

ہندومت۔ مذاہب میں تاریخی ترتیب کے اعتبار سے قدیم مذہب ہے اور ''وید'' اس کا مذہبی سرمایہ ہیں، چاروں وید (رگ وید، یجروید، سام وید، اتھروید) ہندومت کی بنیاد ہیں ہندو مذہب نے کبھی ان کے الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کہ وہ وحی الٰہی پر یقین نہیں رکھتا۔ لیکن مسلسل تحریف وتخریب کا شکار رہنے کے باوجود ہندو مذہب کا مذہبی ادب ''وید، گیتا، پران اور اُپنشد'' بعض ایسے حقائق پیش کرتا ہے جس پر گمان ہوتا ہے کہ یہ آسمانی وحی پر مبنی تصورات ہیں۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ مقدس تصورات ان کتابوں کا حصہ بنائے گئے اور یہ بھی کہ یہ کتابیں آسمان سے نازل ہونے والے مقدس صحیفے تھے جن میں انسانی ہاتھوں سے تغیر وتبدل ہوتا رہا، مختلف زمانوں میں انسانی خیالات اور مضامین کے اضافے ہوتے رہے اور تحریف کے عمل نے ان کی شکل بگاڑ کر رکھ دی تاہم کچھ حقائق مشیت ایزدی سے محفوظ رہے، ان میں سے کچھ جملے وہ ہیں جن سے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا پتہ ملتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کا تذکرہ تورات میں بھی تھا، زبور میں بھی اور دوسرے صحیفوں میں بھی اور انجیل میں بھی تھا، بائبل انسانی ہاتھوں کا کمال ہے لیکن اس میں تورات، زبور اور انجیل وغیرہ کے کچھ مضامین شامل ہو گئے ہیں اور یہ بھی قدرت خداوندی کی تدبیر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت، نہ بائبل کے حوالوں کی محتاج ہے اور نہ ہی ویدوں کے حوالوں کی۔ وہ نبوت کے اوصاف وشرائط کے ہر معیار پر بوجہ اتم پوری اترتی ہے اور مذاہب کے علماء، نبوت ورسالت کے لیے جو شرائط واوصاف بھی ترتیب دیں آپ کی نبوت ان کا مصداق کامل ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی ''مرکز تحقیق اسلامی'' جیسے ادارے کتب سابقہ سے آپ کی نبوت کے لیے شہادتوں کے مضامین اس لیے شائع کرتے ہیں کہ ان کتب کے مذہبی وارثوں پر شاید آپ کی نبوت کو تسلیم کر کے سعادت ونجات کا دروازہ کھل جائے۔

اس کتاب کا دوسرا موضوع ''مورتی پوجا کی ممانعت'' ہے۔

عبادت کے لائق صرف اللہ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، بت پرستی اور مورتی پوجا کی نہ تو آسمانی تعلیمات میں کوئی گنجائش ہے اور نہ ہی عقل انسانی اس کی اجازت دیتی ہے۔ اس کے باوجود ہندومت میں تو چار کروڑ خدا بنا نے گئے اور مندر مورتیوں سے بھرے پڑے ہیں اور ان کی پوجا ہوتی ہے۔ جب کہ [illegible] میں ''[illegible]'' کی تخریب کاری نے سیدہ مریم، حضرت مسیح ؑ کی مورتیاں اور مجسمے موجود ہیں

جن کی پوجا ہوتی ہے۔اس کے علاوہ بھی کتنے "مقدس" ہیں جنہیں عیسائیوں نے "**اربابأ من دون الله**" کا درجہ دے رکھا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔

یہود کہتے ہیں کہ عزیراللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کی زبانوں کا قول (خودساختہ عقیدہ ہے) یہ پیروی کرتے ہیں اپنے سے پہلے کافروں کی۔اللہ ان کو ہلاک کرے۔کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔انہوں نے اپنے احبار ورہبان (مذہبی رہنماؤں اور درویشوں) کو اور مسیح ؑ بن مریم کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف اس اللہ کی عبادت کریں جو اکیلا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(التوبہ 30-31)

تورات جو یہودیوں اور عیسائیوں کی مشترک شریعت ہے اس میں مورتیاں بنانے اور ان کی پوجا کرنے کی واضح ممانعت موجود ہے۔چنانچہ موسوی شریعت (تورات) میں لکھا ہے

"میرے حضور تیرے لئے کوئی دوسرے معبود نہ ہوں،تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی ایسی چیز کی صورت نہ بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے کے پانی میں ہے۔تو اس کو سجدہ نہ کرنا اور نہ اس کی خدمت کرنا۔(استثناء5:7-9)

اسی طرح ویدوں اور ہندومت کی دوسری کتابوں میں بھی "مورتی پوجا" کی ممانعت موجود ہے اس کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں اور واضح ہوتا ہے کہ توحید باری تعالیٰ کا جو تصور اسلام نے پیش کیا ہے وہی حقیقت پر مبنی ہے۔دیگر مذاہب میں یہ تصور موجود تھا لیکن ان میں تبدیلیوں کا مسلسل عمل سے مشرکانہ تصورات نے تسلط اختیار کر لیا اور اب وہاں مجسمہ سازی اور مورتی پوجا باقاعدہ مذہب کا حصہ بن گیا۔ضرورت ہے کہ ان مذاہب کے ماننے والوں کو خود ان کی اپنی کتابوں سے آئینہ دکھایا جائے شاید اس طرح انہیں کچھ سمجھ آسکے اور وہ مشرکانہ عبادت ورسومات سے باز آجائیں۔

مرکز تحقیق اسلامی نے محض اسی جذبے اور دعوتی مقصد کے تحت اس کتاب کو شائع کیا ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی اس مقدس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے ساتھ ہم، حضرت مولانا محمد الیاس فیصل کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی وساطت سے یہ دستاویز ہمیں حاصل ہوئی۔اب ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہمارے اردگرد کوئی شخص ہندو مذہب سے تعلق رکھتا ہو تو یہ کتاب اس تک پہنچائیں۔ہوسکتا ہے کہ یہ اس کے لیے ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو۔

مرکز تحقیق اسلامی،اس کے علاوہ دعوتی مقصد کے تحت کئی ایسی کتابیں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو دوسرے مذاہب کے افراد کو دعوت اسلام پیش کرنے کی بنیاد ثابت ہوں۔لیکن اس کام کے لیے ہمیں مسلمانوں کے تعاون اور سرپرستی کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سب کے تعاون کو قبول فرمائیں۔

عبدالرؤف فاروقی

منتظم اعلیٰ مرکز تحقیق اسلامی

عرض مرتب

انسان کو اپنے مقصد حیات سے واقف ہونے اور اس پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اور باقی کائنات کے باہمی تعلق کی نوعیت کو سمجھے جب تک انسان اپنے اور کائنات کی چیزوں کے تعلق کی حقیقت سے واقف نہیں ہوگا اس وقت تک نہ وہ اپنے مقصد حیات کو صحیح سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی شرک وکفر کی ذلت ورسوائی سے اس کا تحفظ یقینی ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف طرح کی لا تعداد نعمتوں سے نوازا ہے جن میں سے ہر نعمت اپنی جگہ قابل قدر ہے لیکن ان تمام نعمتوں میں سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ ناگزیر اور انتہائی قابل قدر نعمت صحیح علم کا حصول ہے جس کے ذریعہ انسان معتدل متناسب افراط وتفریط سے پاک کمی وزیادتی کے غیر متناسب راستوں سے علیحدہ کرکے ہر حال میں اعتدال اور تعمیر کی سیدھی راہ کو اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر صحیح علم نہ ہو تو ہر قسم کی ظاہری نعمت میسر ہونے کے باوجود اضطراب وبے چینی انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اس لئے کہ صحیح علم تلاش کرنا ہر سلیم الفطرت

انسان کا وصف ہے۔

لیکن بعض نفس کے دھوکے میں آکر اپنے نفس کے تقاضے میں لگ جاتے ہیں جب کہ علم الٰہی صحیح علم کے حصول کا لازمی جز ہے اور اس کا منبع انبیاء علیہم السلام ہیں لیکن اگر انسان اپنے نبی کو ہی نہ پہچانے تو ان کی تعلیمات تک کیسے پہنچ سکتا ہے جیسا کہ ہمارے اہل وطن کا خصوصاً حال ہوا۔

اس طرح جب ہم قرآن مجید کی روشنی میں ہندو مذہب کا مطالعہ کرتے ہیں توہمیں اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ ہندوستان میں خدا کے رسول ہوئے اور خدا کی طرف سے تعلیم وہدایت نازل ہوئی چونکہ قرآن مجید میں متعین طریقہ سے ہندوستان کے مذہبی بزرگوں کو خدا کا رسول یا ان کی مذہبی کتاب کو خدا کی کتاب قرار نہیں دیا گیا اس لئے ہم بھی متعین طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فلاں نبی کی قوم ہے یا وید آسمانی کتاب ہے۔ لیکن اس سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ہندوستان میں خدا کے رسول نہیں آئے اور ان کے ذریعہ خدا کی بھیجی ہوئی تعلیم وہدایت نہیں آئی۔

اس لئے کہ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ایک قوم جو موحد اور ایک خدا کی پرستار ہوتی تھی رفتہ رفتہ وہی قوم روح پرستی، بت پرستی، اور مخلوق پرستی میں مبتلا ہو جاتی تھی، پھر اس قوم میں کوئی خدا کا رسول مبعوث ہوتا اور اس کو توحید پر لے آتا تھا مگر اس رسول کے دنیا سے چلے جانے اور موجودہ نسل کے ختم ہونے کے بعد وہی قوم رفتہ رفتہ پھر شرک میں مبتلا ہو جاتی تھی، ظاہر ہے کہ ہندوستان میں بھی ایسے تغیرات ہوئے ہوں گے۔

جیسا کہ نسل انسانی کی ابتدا سے حضرت آدم علیہ السلام نے جو تعلیم اور دین دیا وہ اسلام ہی تھا جس کے بنیادی اصول یہی تھے جو آج بھی اسلام کا بنیادی

عقیدہ ہے جیسے:

(۱) خدا کی ہستی اور اس کی توحید کا عقیدہ

(۲) وحی و رسالت کا عقیدہ

(۳) آخرت یعنی دنیاوی زندگی کے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا کا عقیدہ۔

اس طرح آج بھی ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں خدا کی ہستی اور اس کی توحید کے عقیدے جن میں مورتی پوجا کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن توحید خالص اصلی شکل میں موجود نہیں اس لئے کہ توحید کے ساتھ ساتھ مشرکانہ شلوک بھی موجود ہیں۔ اسی طرح وحی و رسالت میں بھی اوتار واد کا تصور داخل کر کے اصل حقیقت سے دور ہو چکے ہیں۔

آخرت کے متعلق بھی فلسفیانہ طریقہ سے آواگمن کے چکر میں پھنس کر، آخرت کے اصل تصور سے دور ہو چکے ہیں۔

تمام تضاد کے باوجود ویدوں کے مطالعہ سے ایسے ایسے مضامین سامنے آتے ہیں جس سے عقل حیران رہ جاتی ہے جیسے خاتم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جو تقریباً ۳۱ جگہ موجود ہے۔ یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے والدین کا نام آپ کے آمد کی جگہ اور آپ ؐ کے تمام اوصاف کے ساتھ جنگوں کا بھی تذکرہ تفصیل سے موجود ہے جیسے:

۱۔ عظیم محمدؐ (نراشنس) کی قوت مین اضافہ کے لئے اور پشان (مہدی) جو کہ عظیم حکمراں ہے اس کی نعت ہم بیان کرتے ہیں اے کریم خدا ہمیں تمام مشکلات سے نجات بخش اور مشکل راستوں سے ہمارا رتھ پار کرا دے۔

(رگ وید ا۔۱۸۔۱۹)

۲۔اے محبوب محمدؐ (نراشنس) میٹھی زبان والے قربانی دینے والے میں آپ کی قربانیوں کو وسیلہ بناتا ہوں۔

(رگ وید کانڈ ا سوکت ۱۳۔ا۔منتر۔۳)

۳۔تمام علوم کا منبع احمد (احمدت) عظیم ترین شخصیت ہیں روشن سورج کی طرح اندھیروں کو دور بھگانے والے ہیں اس سراج منیر کو جان کر ہی موت کو جیتا جا سکتا ہے، نجات کا اور کوئی راستہ نہیں۔ (یجروید،۳۱۔۸)

۴۔احمدؐ (احمدت) نے سب سے پہلی قربانی دی اور سورج جیسا ہو گیا۔ (رگ وید ۸۔۴۔۹۔۱۰)

۵۔ میں نے محمدؐ (نراشنس) کو دیکھا ہے سب سے زیادہ اولوالعزم اور مشہور جیسا کہ وہ جنت میں سب کے پیغمبر تھے۔

(رگ وید ۱۔۱۸۔۱۹۔)

۶۔لوگو! سنو محمدؐ (نراشنس) کو لوگوں کے درمیان مبعوث کیا جائے گا اس مہابیر کو ہم ساٹھ ہزار نوے دشمنوں سے پناہ میں لیں گے اس کی سواری اونٹ ہوگی جس کی عظمت آسمانوں کو بھی جھکا دے گی اس عظیم رشی (بزرگ) کو سو دینار ۱۰ مالائیں قریباً تین سو گھوڑے اور دس ہزار گائیں دی جائیں گی۔

(اتھروید ۲۰۔۱۲۷۔۲۔۳۔)

ان منتروں کے متعلق پنڈت وید پرکاش اپادھیائے جی اپنی کتاب ''نراشنس اور انتم رشی'' میں کئی ابواب میں ثابت کیا ہے کہ ۱۰۰ دینار سے مراد اصحاب صفہ، ۱۰ مالاؤں سے مراد عشرۂ مبشرہ، ۳۱۳ گھوڑوں سے مراد غزوہ بدر کے مجاہدین صحابہ اور ۱۰،۰۰۰ گائیوں سے مراد فتح مکہ کا لشکر ہے۔

اس طرح لفظ محمد (نراشنس) اتھر وید سنہتا کے ۲۰ ویں کانڈ کے ۱۲۴ ویں سوکت میں ۱۴ منتر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سے متعلق ہیں جس میں ۸ منتر تو صرف محمد کے ہی نام سے شروع ہوتے ہیں جیسے رگ وید پہلا منڈل ۱۳ واں سوکت تیسرے منتر اور ۱۸ ویں سوکت کے ۹ ویں منتر اور ۱۰۶ ویں سوکت کے چوتھے منتر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود ہے اسی طرح رگ وید کے دوسرے منڈل کے تیسرے سوکت کے دوسرے منتر ۵ ویں منڈل کے پانچویں سوکت کے دوسرے منتر، ۷ ویں منڈل کے دوسرے سوکت کے دوسرے منتر میں، ۶۴ ویں سوکت کے تیسرے منتر اور ۱۸۲ ویں سوکت کے دوسرے منتر مین بھی موجود ہے اور سام وید سنہتا کے ۱۳۴۹ ویں منتر میں سام وید سنہتا کے ۲۹ ویں ادھیائے کے ۲۷ ویں منتر میں بھی ذکر کیا گیا ہے اس طرح تیتریئے آرڑیک کے (۱/۳/۱/۶/۳) میں اور شتپتھ برہمڈ کے پہلے کانڈ میں بھی تذکرہ موجود ہے۔

قصہ مختصر کہ چاروں ویدوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر تقریباً ۳۱ مرتبہ لفظ نراشنس (محمد) کے نام سے مذکور ہے جن کی بیان کردہ خصوصیات سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر مکمل طور سے پوری نہیں اترتیں انھیں کو پرانوں میں کلکی اوتار کے نام سے بھی یہ لوگ جانتے ہیں جس کا تذکرہ ہم نے اس کتاب میں تفصیل سے کرنے کے بعد مورتی پوجا کی ممانعت اور صفات خداوندی کا تقابلی جائزہ قرآن کی روشنی میں کیا ہے۔

لیکن اس کتاب سے ہمارا ہرگز ایسا کوئی مقصد نہیں کہ ہم ہندؤں کو اہل کتاب یا وید کو صحیفہ مانیں۔ ہمارا چیلنج ہے تمام انسانوں کے لئے کہ اس وقت قرآن کے علاوہ کوئی بھی آسمانی کتاب اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے، یہی ہمارا عقیدہ بھی ہے۔

صرف حکمت دعوت کو سامنے رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ جس کتاب پر

اعتماد کرتے ہیں اس کتاب میں بھی یہ بات لکھی ہے تاکہ مخاطب آسانی کے ساتھ بات کے سننے پر آمادہ ہو جائے۔ اس کے بعد قرآن و حدیث کے ذریعہ اللہ کے دین کی طرف متوجہ کریں امید ہے کہ داعیوں کو اس سے مدد ملے گی۔ اللہ پاک اس چھوٹی سی کوشش کو قبولیت سے نواز کر انسانی دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

اب آخر میں ہم جناب قاری یعقوب صاحب مملا قاسمی صاحب حفظہ اللہ (امام وخطیب مسجد غریر کے شکر گزار ہیں، جنہوں نے جناب حاجی منور صاحب حفظہ اللہ کو متوجہ فرمایا اور انہوں نے اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیا۔ اللہ پاک ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور قبول فرما کر اپنی رضامندی کا سبب بنائے۔ (آمین)

محمد سرور فاروقی ندوی

لکھنؤ ۱۱؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ (۱۰؍ستمبر ۲۰۰۰ء)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جو خدا کے تمام رسولوں اور خدا کی بھیجی ہوئی تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور مسلمانوں کے لئے ان پر ایمان لانا اسی طرح ضروری قرار دیتا ہے جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ (سورہ بقرہ آیت۔۲۸۵)

ترجمہ: رسول ایمان لائے اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومنین بھی ایمان لائے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔

ہر قوم میں ہادی (نبی) آئے

اس طرح قرآن یہ نہیں کہتا کہ خدا کے رسول کسی ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم میں ہوئے وہ کہتا ہے کہ خدا کے رسول ہر قوم اور ہر زمانہ میں ہوئے۔

اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۝ (سورہ رعد آیت۔۷)

ترجمہ: بے شک آپ صرف ڈرانے والے (نبی) ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتے چلے آئے ہیں۔

ہر ملک میں نبی آئے

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ۝ (سورہ فاطر آیت۔۲۴)

ترجمہ: اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

نبی اپنے مخاطب قوم کی زبان میں سمجھاتا تھا

قرآن یہ بھی کہتا کہ خدا کی کتاب کسی ایک زبان میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس علاقہ ی جو زبان ہوتی تھی اسی زبان میں نبی بات کرتا تھا۔ مثلاً اگر ہندوستان کی زبان سنسکرت رہی ہوگی تو یہاں آنے والے نبی نے سنسکرت میں اپنا پیغام دیا ہوگا۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ (سورہ ابراہیم آیت۔۴)

ترجمہ: ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کردے۔

قرآن مجید میں ہندوستان کے کسی پیغمبر کا واضح ذکر نہیں کیا گیا اس لئے مسلمان ہندوستان کے مذہبی بزرگوں کو خدا کا رسول یا کسی مذہبی کتاب کو خدا کی کتاب قرار نہیں دے سکتے لیکن اوپر کی آیتوں سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس ملک میں بھی اللہ کے رسول ضرور آئے ہوں گے اور انھوں نے تعلیم ضرور دی ہوگی۔

البتہ اس میں اتنا تغیر ہو چکا ہے کہ اس کی اصل حیثیت کا سراغ لگانا ناممکن

سا ہو گیا ہے اس لئے کہ کسی رسول کے آنے کے وقت ایک قوم جو موحد اور ایک خدا کی پرستار ہوتی تھی رفتہ رفتہ روح پرستی، بت پرستی اور مخلوق پرستی میں مبتلا ہو کر اپنی اصل حیثیت کھو دیتی تھی یہی حال ہندو مذہب کا ہوا۔

ہندو مذہب کا مختصر جائزہ

ہندو مذہب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں یہ مذہب سادہ اور خدا پرستانہ رہا ہو گا مگر اس کے بعد کے ادوار میں مختلف فکر و نظر رکھنے والے علماء اور فلاسفہ پیدا ہوتے گئے اور نئے نئے افکار و خیالات داخل ہوتے گئے اور ہندو مفکرین اور فلاسفہ اپنے مخصوص فکر و فلسفہ کے زور سے توحید اور شرک دونوں کو حق قرار دینے لگے جیسے:

خدا کا تصور

خدا کے متعلق مختلف قسم کے تصورات قائم کئے گئے، جن میں سے یہ کہ وہ نِرگُنْ ہے یا سَگُنْ یعنی وہ صفات سے معرا ہے یا موصوف بصفات؟ خدا ہی کے متعلق ایک بحث یہ ہے کہ خدا کی طرح روح اور مادہ بھی ازلی اور آپ سے آپ ہے ان سے خدا نے کائنات کی تخلیق و تشکیل کی اور اسی کے ساتھ دوسرا تصور یہ بھی ہے کہ خدا نے روح اور مادہ کے بغیر کائنات کو پیدا کیا اسی طرح اعمال سے متعلق اختلاف کی ایک مثال تو توحیدی اور شرکیہ اعمال کی ہے دوسری مثال ہنسا اور اہنسا کی ہے یعنی ذبیحہ اور گوشت خوری جسے قدیم میں جائز اور بعد میں اسے گناہ عظیم کہنے لگے۔

ہندو مذہب کی بنیادی کتب

ہندو مذہب کی بنیاد چار ویدوں پر ہے جس کو دائمی ایشوری گیان الہامی علم اور تعلیم و ہدایت کا سرچشمہ مانا جاتا ہے ہندوؤں کا تقریباً ہر فرقہ ہر طبقہ اور ہر تحریک

کہیں نہ کہیں سے وید سے اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے۔ وید کے سلسلہ میں ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس موجودہ "وید" انسانی تاریخ میں سب سے قدیم کلام ہے اگر چہ وہ ذریعہ جس سے یہ کلام انسان تک پہونچا انھیں خود بھی نہیں معلوم لیکن بقول ہندو علماء یہ کلام ہزاروں سال سے ان کے سینوں میں محفوظ چلا آ رہا تھا، اب سے محض دو صدی قبل ہی ان کو اکٹھا کر کے کتابی شکل دی گئی ہے اس سلسلے میں "البیرونی" میکس ملر اور اے ڈیو بائیر کے نام اہمیت کے حامل ہیں جنہوں نے سالہا سال محنت کر کے سنسکرت سیکھی اور اس کلام کو کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ اور ہندو مت کی باقی کتب جیسے اپنشد "پران" "براھمن" وغیرہ ہیں یہ محض ویدوں ہی کی تفسیر ہیں اور انھیں ہندو براہ راست آسمانی نہیں مانتے۔ ویدوں میں کل کتنے منتر ہیں اس میں علماء اور دانشوروں کا اختلاف ہے البتہ ویدوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ویدوں کا مختصر تعارف

ویدوں کو چار حصے میں تقسیم کیا گیا ہے جس کا تعارف اس طرح ہے۔

(۱) رگ وید

(۲) یجر وید

(۳) سام وید

(۴) اتھر وید

ا۔ رگ وید کا مختصر تعارف:

رگ وید سب سے قدیم اور مشہور وید ہے جو دو اقسام پر مشتمل ہے

ا۔ منڈل، انواک، سوکت (مثلاً پارہ، رکوع، آیت)

۲۔اشٹک،ادھیائے اور سوکت

پہلی قسم کے مطابق رگ وید دس حصوں میں منقسم کیا گیا ہے جس میں سے ہر حصہ کو منڈل کہتے ہیں جن میں رکھے گئے منتروں کے مجموعہ کو سوکت اور ان سوکتوں کے اجزاء کو رچائیں یعنی منتر کہتے ہیں۔

اس طرح وید کے منتروں کی تعداد میں بڑا اختلاف ہے جس میں سے کسی نے دس ہزار پانچ سو باون (۱۰۵۵۲) تو کسی نے دس ہزار پانچ سو نواسی (۱۰۵۸۹) بتائی ہے رگ وید کے دوسرے حصہ میں آٹھ اشٹک چونسٹھ ابواب اور ایک ہزار اٹھائیس (۱۰۲۸) سوکت ہیں۔

۲۔یجر وید کا مختصر تعارف:

اس کا بیشتر حصہ نثر میں ہے یہ ضخامت کے اعتبار سے رگ وید کا دو تہائی ہے اسے دوسرا وید کہتے ہیں یہ وید رگ وید کی رچاؤں کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس وجہ سے اس میں نثر کے ساتھ نظم بھی شامل ہے۔

۳۔سام وید کا مختصر تعارف:

اس میں علم و عبادات کا ذکر ہے سام وید کے تمام منتر راگ کے ساتھ گائے جانے والے ہیں قربانی یا یگیہ کے موقع پر ان منتروں کو مناسب آواز اور راگ کے ساتھ گا کر دیوتاؤں کو بلایا جاتا ہے اس میں ایک ہزار آٹھ سو دس (۱۸۱۰) منتر ہیں جن میں ۷۵ منتر کو چھوڑ کر سب رگ وید کے منتر ہیں۔

۴۔اتھر وید کا مختصر تعارف:

اتھر وید تمام ویدوں کا خلاصہ ہے اور وید نثری اور منظوم دونوں حصوں پر

مشتمل ہے اس میں جادو، ٹونا، دعائیں، بھوت، پریت وغیرہ کے ساتھ سیاسی و سماجی اصول اور شادی کی رسوم، میت کی آخری رسوم کا بھی ذکر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اسی وید میں ۱۲۷ویں سوکت کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح پیشین گوئی بھی ثابت ہوتی ہے۔

حضرت محمدؐ کا ذکر ویدوں کی دنیا میں

حضرت محمدؐ کا ذکر جیسا کہ اکثر صحائف میں موجود ہے اسی طرح ویدوں میں بھی اگر چہ انسانی ہی کلام کیوں نہ ہو کئی جگہوں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نراشنس ،محمد احمد اور رسول کے ساتھ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا اور آپ کی صفات کا تفصیلی ذکر سنسکرت زبان میں موجود ہے۔

محمد (نراشنس) کی بعثت کا مقام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے سلسلہ میں اتھر وید میں جگہ کا تعین اس طرح کیا گیا ہے۔

उष्ट्रा यस्थ प्रवाहजो..........................(अथर्ववेद २०:१२७:२)

ترجمہ:اس کی سواری اونٹ ہوگی۔ (اتھر وید ۲۔۱۲۷۔۲۰)

اوپر کے شلوک سے معلوم ہوا کہ محمد جہاں آئیں گے اس علاقے میں سواری کے لئے اونٹوں کو استعمال کیا جائے گا اور اونٹ اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں جو ریگستانی علاقہ ہو۔

حضرت محمد ﷺ کی بعثت کا زمانہ

آخری نبی کی بعثت کے سلسلہ میں پرانوں میں بتایا گیا ہے کہ جس زمانہ کی جنگ میں تلوار کا استعمال اور سواری میں گھوڑوں کا استعمال ہوگا ،اس زمانہ میں آخری

نبی آئے گا۔

سنبھل گاؤں سے مراد پنڈت وید پرکاش جی کے مطابق یعنی دارالامن لیا ہے اس لحاظ سے حضرت محمدؐ کے مکہ میں پیدا ہونے کا بھی پورا اشارہ ملتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نراشنس کے نام سے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا ذکر نراشنس کے نام سے ویدوں میں تقریباً اکتیس جگہ پر آیا ہے۔ جیسے:

नराशंस मिहाप्रिय मस्यियज्ञे.............. ऋग्वेदसंहिता { १:१३:३}

ترجمہ: لوگو سنو نراشنس کی بہت تعریف کی جائے گی اور وہ سب کو محبوب ہوگا۔

اسی طرح ویدوں میں لفظ نراشنس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ جس وقت آئے گا اس کی باتوں پر عمل کرنے ہی میں کامیابی ہوگی، نراشنس کے معنی ہوتے ہیں ''انسانوں کے ذریعہ تعریف کیا جانے والا شخص یعنی محمد۔''

آپ پوری تاریخ انسانی پر نظر ڈالیں تو آپ کو واحد شخصیت (محمد بن عبداللہ) ہی ملے گی جن کی تعریف اس وقت پوری دنیا میں ہو رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ پوری دنیا کا جو نظام شمسی ہے اس کے اعتبار سے پورے عالم میں ہر وقت کسی نہ کسی نماز کا وقت ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہر منٹ اذن میں اور تشہد میں محمد کی تعریف کی جاتی ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر راقم کی کتاب ''انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون'' میں موجود ہے۔

لفظ احمد و محمد

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لفظ احمد و محمد کے ساتھ بھی ذ

ہے۔جیسے:

<u>अहमिद्धि</u> पितुष्परि मेधामृतस्य जग्रभ अहं सूर्य इवाजानि।।

ترجمہ: سب سے پہلے جن کا چنتن کیا وہ احمد ہی ہیں، والد کی طرح ہیں، اُس نے ہی سب سے پہلے حقیقی علم حاصل کیا، اس کو معلوم کر کے میں سورج کی طرح ہو گیا۔

(بھوشیہ پُران، چوتھا ادھیاء)

<u>वेदाहमेत</u> पुरूष महान्तमादित्तयवर्ण तमसः प्रस्ताव........यनाय

ترجمہ: وید احمد عظیم شخص ہیں سورج کے مانند اندھیرے کو ختم کرنے والے، انھیں کو جان کر آخرت میں کامیاب ہوا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کامیابی تک پہنچنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

(یجر وید ۱۸۔۳۱)

دوسری جگہ لفظ محمد اس طرح موجود ہے۔

अज्ञान हेतु कृत <u>मोहमदान्धकार</u> नाशं विधायं हित दो दयते विवेक

(श्री मद् भागवत पुराण २/७२)

ترجمہ: محمد کے ذریعہ تاریکی دور ہو گی اور علم و روحانیت پروان چڑھے گی۔ (شری مد بھگوت پران ۷۲۔۲)

اسی طرح ایک جگہ اور فرمایا گیا ہے۔

لفظ اللہ رسول اور محمد

ایک غیر مسلم جناب ڈاکٹر ایم اے شریواستو جی نے اپنی کتاب ویدک ساہتیہ ایک ویوچن کے صفحہ ۱۰۱ پر اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरूणा दिब्यानि धत्ता ।

इल्लल्ले वरूणो राजा पुनर्दुदः। हयामित्रो

इल्लां इल्लल्ले इल्ला वरूणो

मित्रस्तेजस्कामः (१)

होतारभिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः।

अल्लो ज्येंष्ठ श्रेष्ठं परंम ब्रह्मंण अल्लाम (२)

अल्लो रसुल महामद रकबरस्य अल्लो

अल्लामः (३)

अल्लोपनिषद (१/२/३)

ترجمہ: اس دیوتا کا نام اللہ ہے وہ ایک ہے، مِترا، وَرُن وغیرہ اس کی صفات ہیں حقیقت میں اللہ ورون ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ دوستو! اس اللہ کو اپنا معبود سمجھو، وہ ورون ہے اور ایک دوست کی طرح وہ تمام لوگوں کا کام بناتا ہے، وہ اندر ہے اعلا اندر، اللہ سب سے بڑا سب سے بہتر، سب سے زیادہ مکمل اور سب سے زیادہ پاک ہے۔ محمدؐ اللہ کے مقرب رسول ہیں اللہ ابتداء سے آخر تک اور تمام عالم خالق ہے تمام اچھے کام اللہ کے لئے ہیں حقیقت میں اللہ ہی نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کئے ہیں۔ (آلوپ اپنشد، ۱، ۲، ۳)

اوپر کے شلوک میں لفظ اللہ، محمد و رسول تینوں لفظی طور پر مذکور ہیں۔

لفظ اللہ، رسول، محمد، اللہ اکبر، اِلا اللہ بھی لفظی طور پر موجود ہے

आदल्ला बूक मेककम्। अल्लबूक निरवादकम् (४)

अलो यज्ञान हुत हुत्वा अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्वनक्षत्राः (५)

अल्लो ऋषीणं सर्वदिब्यां इन्द्राया पूर्व माया परमन्तरिक्षा(६)

अल्लः पृथ्विया अन्तरक्षिं विश्वरूपम् (७)

इल्लांकबर इल्लांकबर इल्लल्लेति इल्लल्लाः (८)

ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरूप अथर्वण

शयाममा हुही जनान पशूनसिद्धान जलवरान्

अदृष्ठं कुरू फट (९)

असुरसंहारिणी हृंही अल्लो रसुल महमदरकबस्य

अल्लो अल्लाम इल्लल्लोति इल्लल्ला : {१०}

(इति अल्लोपनिषद ४.१०)

ترجمہ: اللہ نے تمام نبیوں کو بھیجا اور چاند، سورج اور ستاروں کو پیدا کیا، اسی نے سبھی نبی بھیجے اور آسمان کو پیدا کیا۔ اللہ نے کائنات کو بنایا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے عابد کہہ دے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہمیشہ سے ہے اور وہی تمام کائنات کا رب ہے جو اس کائنات کا رب ہے۔ وہ تمام برائیوں اور مصیبتوں کا دور کرنے والا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں، اس لئے یہ اعلان کرو کہ اللہ ایک ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

(آلوپ اپنشد، ۴، ۱۰)

اوپر کے شلوک میں لفظ اللہ رسول، اللہ اکبر اور محمد و اِلا اللہ واضح طور پر نام کے ساتھ موجود ہے۔

والدین کا ذکر

ایک دوسری جگہ بھگوت پُران میں آپ کے والدین کا ذکر اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

शम्भले विष्णु यशसो ग्रहे प्रादुर्भवाम्यहम्।

सुमत्यांमार्तार विभो पत्नीयां त्वन्निर्दशतः।।

(कल्कि पुराण, द्वितीय अध्याय-४)

ترجمہ: سنو! شمبھل (دارالامن یعنی مکہ) شہر میں وشنویش (عبداللہ) کے یہاں ان کی بیوی سمتی (آمنہ) کے بطن سے پیدا ہوگا۔ (کلکی پران دوسرا اُدھیائے، پہلا شلوک)

والد کا نام

ایک دوسری جگہ والد کے نام کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

सम्भल ग्राम गुख्यस्य ब्राहमणस्य गहात्मनः।

भवनेविश्णुयशसः कल्किः प्रादुर्भाविष्यति।।

ترجمہ: جب اوتار (رسول) کی بعثت کا وقت آئے گا اس وقت شمبھل (دارالامن) نامی جگہ میں "وشنوویش" (عبداللہ) نام کے ایک سردار ہوں گے جن کا دل بڑا رحم کرنے والا ہوگا اور ان ہی کے گھر میں کلکی اوتار لیں گے۔ (بھگوت پران ۱۸-۲-۱۲)

والدہ کا نام:

सुमत्यांथाःविष्णुयशसा गर्भमाद्यत्व वम्

ترجمہ: وشنو ویش (عبداللہ) کے ذریعہ ان کی اہلیہ سمتی (آمنہ) کے بطن سے پیدا ہوں گے۔

(کلکی پران ادھیائے ۲ شلوک ۱۱)

اوپر کے شلوک میں والد کا نام وشنو ویش یعنی عبداللہ بتایا گیا ہے اور حقیقت میں حضرت محمدؐ کے والد نام کا تھا۔

دوسرے شلوک میں والدہ کے نام کا ذکر سمتی کے نام سے ہوا ہے، جس کا ترجمہ آمنہ ہوتا ہے جو آپ کی والدہ کا نام (آمنہ) تھا۔

اس طرح آپ کے والدین کا نام ویدوں سے ثابت ہو جاتا ہے جس کی پیشین گوئی پہلے کی جا چکی ہے۔

ویدوں میں حضرت محمدؐ کی صفات سے متعلق پیشین گوئیاں

آپ کی صفات کا تذکرہ اس طرح ویدوں میں موجود ہے:

नराशंस मिहाप्रिय मस्यियज्ञे (ऋग्वेद संहिता १:१३:३)

۱۔ محمد (نراشنس) کی حمد کی جائے گی اور وہ سب کو محبوب ہوگا۔

(رگ وید: ۱۔۱۳۔۳)

उष्ट्रा यस्य प्रवाहजो..................

۲۔ ترجمہ: محمد (نراشنس) سواری کی شکل میں اونٹوں کا استعمال کرے گا۔

(اتھروید ۲۔۱۲۷۔۲۰)

मधुजिहंव हविष्कृंतम................

۳۔ ترجمہ: محمد (نراشنس) کو علم الٰہی دیا جائے گا۔

(رگ وید سنہتا ۳۔۱۳۔۱)

नरशंस प्रति धामान्यजन तिस्रो दिवः प्रतिमहाः स्वार्चि

(ऋग्वेद २:३:२)

۴۔ترجمہ: محمد (نراشنس) بہت خوبصورت اور علم کے داعی ہوں گے۔ (رگ وید۲۔۳۔۲)

नराशंस वाजिनि वाजयत्रिह.............(ऋग्वेद १:१०:६:

۵۔ترجمہ : محمد (نراشنس) لوگوں کو گناہوں سے نکالے گا

(رگ وید۴۔۱۰۶۔۱)

एवं इषाय मामहें............... (अथर्ववेद २०:१२७:३)

۶۔ترجمہ: محمد (نراشنس) کا ایک دنیاوی نام محمد ہوگا۔

(اتھر وید۳۔۱۲۷۔۲۰)

दश सजः.............. (अथर्ववेद २०:१२७:३)

۷۔ترجمہ: محمد (نراشنس) ۱۰ مالاؤں والا ہوگا۔

(اتھر وید۳۔۱۲۷۔۲۰)

दश सहस गोनाम्............. (अथर्ववेद २०:१२७:३)

۸۔ترجمہ: محمد (نراشنس) ۱۰ ہزار گوؤں والا ہوگا۔

(اتھر وید۳۔۱۲۷۔۲۰)

नराशंस मिह प्रियमस्मिन् यज्ञ उप हवेय। मधुजिहंव हविष्कृतम।।

(ऋग्वेद-३:१३:१)

۹۔ترجمہ: محمد (نراشنس) کی تعریف کی جائے گی۔

(رگ وید۳۔۱۳۔۱)

विचरन्नाशुना क्षोणायां हयेना प्रतिमद्युतिः।।

(भगवत पुराण १२,स्कन्द २ उपाध्याय २० श्लोक)

۱۱۔ترجمہ: معاشرے میں انقلاب لائیں گے اور برائیوں کو ختم کریں گے۔ (بھگوت پران ۱۲،اسکند ۲ ادھیائے ۲۰ شلوک)

अथ तेषां भविष्यन्ति गनांसि विशदानिवै

वासुदेवाङ्ग रागाति पुरागन गनधानित स्पृशाम् ।।

(भगवत पुराण १२ स्कन्द २ उपाध्याय २१ वां श्लोक)

۱۲۔ان کے جسم سے خوشبو نکلے گی۔

ترجمہ: جب کلکی کے جسم سے خوشبو لوگوں کو چھوئے گی، تو ان کا قلب گناہ سے پاک ہو جائے گا۔

(بھگوت پران ۱۲ ااسکند ۲ ادھیائے ۲۱ واں شلوک)

۱۳۔کلکی پران ادھیائے ۲ شلوک ۷ میں فرشتوں کے ذریعہ اس آخری نبی کی مدد کی جائے گی۔

۱۴۔آخری نبی کو ''جگت گرو'' رہبر عالم بنا کر بھیجا جائے گا۔

جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے واقف ہیں وہ پوری طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اوپر دی گئی تمام خصوصیات حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صرف مکمل طور سے ثابت ہوتی ہیں جس کی تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب ''انتم سند یشٹا کب کہاں اور کون'' ہندی زبان میں دیکھی جا سکتی ہے جس میں حضرت محمدؐ سے متعلق ہندو مذہب میں دی گئی تمام آخری نبی کی خصوصیات کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔

اتنے واضح اشارات کے باوجود ہندو اپنے اصل پیشوا کو پہچان نہیں پائے کہ ہزاروں سال سے ہندو مت کے اجارہ داروں نے عوام کے لئے سنسکرت سیکھنے اور مذہبی کتب خصوصاً وید کے پڑھنے کی ممانعت کر رکھی تھی کہ سوائے برہمن کے کوئی

اوران کتب کو ہاتھ لگانا تو در کنار سن بھی نہیں سکتا تھا جب کہ وید کے مطالعہ سے حیرت انگیز معلومات سامنے آرہی ہیں۔ جیسے بعض ہندو علماء نے اب ان کو چھپانا شروع کر دیا ہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

مورتی پوجا کی ممانعت
ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں

ویدوں کو ہندو بنیادی کتاب سمجھتے ہیں جس میں مورتی پوجا کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اسی طرح ویدوں کے بعد ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں اپنشدوں کو دوسرے درجہ کا سمجھا جاتا ہے۔

اپنشدوں کی کل تعداد ۱۰۸ ہے جس میں دس اپنشد ایسے ہیں جن سے ہندوؤں کے اکثر علماء متفق ہیں، جو اس طرح ہیں۔ ایش، کینوپ، کٹھ، پرشن، منڈک، مانڈوکیہ، ایتریہ، تیتریہ، چھاندوگیہ اور برہد آرڑیک۔

ان میں اکثر مورتی پوجا کے بیان سے پاک ہیں پران بہت بعد کی تصنیفات ہیں جنھیں رشیوں نے مرتب کیا تھا ان میں بھی کثرت سے مورتی پوجا کی ممانعت کی گئی ہے البتہ بعض پرانوں میں مورتی پوجا کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ مورتی پوجا دراصل پرانوں کے دورِ ہی کی دین ہے جبکہ لوگ ہدایت کی تعلیم سے کٹ چکے تھے۔ (سوامی وویکانند نے جس کی تائید ان الفاظ میں کی ہے)

وویکانند ساہتیہ جلد ۷ ادوہنت آشرم، تھوراگڈھ دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۳ء

"رشیوں نے مورتی پوجا کا رواج شروع کیا تاکہ وہ اس مورتی کو ذریعہ بنا کر (خدا کو) اپنے سامنے مشکل دیکھ سکیں۔ (وشنورشی ص ۱۴۹)

رگ وید میں مورتی پوجا کی ممانعت

رگ وید میں مورتی پوجا کی ممانعت سے متعلق شلوک اس طرح ذکر کیے گئے ہیں۔

۱۔ترجمہ: مورتی تو وہ ہے جو شکتی ہو۔ (۱:۱:۵)

۲۔ترجمہ: وہ ایک ہے اس کی ہی عبادت کرو۔(رگ وید ۱:۴۵:۱۶)

۳۔ترجمہ: اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔ (رگ وید۔۸:۱:۱)

۴۔ترجمہ: سچائی ایک ہی ہے جسے علماء نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ (رگ وید۔۴۶:۱۶:۱:۱)

۵۔ترجمہ: وہ تمام جاندار اور بے جان دنیا کا بڑی شان وشوکت کے ساتھ اکیلا حکمراں ہے وہی تمام انسانوں اور جانوروں کا رب ہے، اسے چھوڑ کر ہم کس خدا کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں۔ (رگ وید۔۱۰:۱۲۱:۳)

۶۔ترجمہ: اسی سے آسمان میں مضبوطی اور زمین میں استحکام ہے اس کی وجہ سے روشنیوں کی بادشاہت ہے اور آسمان محراب (کی شکل) میں ٹکا ہوا ہے۔ فضا کے پیمانے بھی اسی کے لئے ہیں (اسے چھوڑ کر) ہم کس خدا کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں؟

(رگ وید۔۱۰:۱۲۱:۱۵)

۷۔ترجمہ: اللہ (پرمیشور) ہی اوّل ہے اور وہی تمام مخلوقات کا اکیلا

مالک ہے وہ زمین و آسمانوں کا مالک ہے، اسے چھوڑ کر تم کس خدا کو پوج رہے ہو؟ (رگ وید۔۱۰۔۱۲۱۔۱)

۸۔ترجمہ: اسی نے رات اور دن کو درست کیا وہ ان کا بھی مالک ہے جس کی آنکھیں بند ہیں عظیم خالق نے پھر مناسب ترتیب میں سورج اور چاند بنائے اور اس نے ترتیب کے ساتھ آسمان وزمین بھی بنائے، اور اس نے فضا کے مراحل، ہوا اور روشنی کو پیدا کیا۔ (رگ وید۱۰۔۱۹۰۔۳۔۲)

۹۔ترجمہ: (اندر، متر، ورُن آگنی، گردو، یم وایو، صاتریشوا وغیرہ ایک ہی طاقت (اللہ) کے مختلف نام ہیں۔

(رگ وید۔۱۰۔۱۱۴۔۵)

۱۰۔ترجمہ: اللہ (پرمیشور) ہی روحانی اور جسمانی طاقتیں عطا کرنے والا ہے اور اس کی عبادت تمام دیوتا (فرشتے) کیا کرتے ہیں۔ اس خدا کی خوشی ہمیشہ کی زندگی عطا کرنے والی ہے اور موت کا خاتمہ کرنے والی ہے، اس خدا کو چھوڑ کر تم کس دیوتا کی عبادت کر رہے ہو۔" (رگ وید۔۱۰۔۱۲۱۔۲)

۱۱۔ترجمہ: جب خدا نے ابتداء میں (مخلوقات کو پیدا کرنے کا) ارادہ کیا تو اس کی خواہش کے نتیجہ میں روح اول کا بیج وجود میں آیا اسی ایک نے تنہا اپنی قوتِ ارادی سے متصور کر کے عدم سے وجود کو پیدا کیا اس طرح تخلیق اول وجود میں آئی۔

(رگ وید۔۱۰۔۱۲۹۔۵۔۴)

۱۲۔ترجمہ: وہ خدا کسی کے ماتحت نہیں ہوتا، وہی سب مخلوق کو اپنی نگرانی میں رکھتا ہے۔ (رگ وید۔۲۔۱۱۰۔۱۰)

۱۳۔ترجمہ: اے اگنی تم ہی وشنو ہو، تم ہی برھمنسپتی ہو، برہما

ہو،اے خداتم ہی نیک لوگوں کی تمناؤں کو پورا کرنے والے اِندر،تم ہی صرف عبادت کے لائق ہو۔ (رگ وید۔۳۔۱۔۲)

۱۴۔ترجمہ:وہی زمین وآسمان کا خالق ہے تو ہم کن دیوی دیوتاؤں کی عبادت کریں۔ (رگ وید۱۰۔۱۲۱۔۱)

۱۵۔ترجمہ:اس تمام کائنات کا بادشاہ ایک ہی ہے۔

(رگ وید۴۔۳۶۔۶)

۱۶۔ترجمہ:علماء حضرات اسی ایک خالق کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں اسے اگنی، یم متارشیوا کہتے ہیں اور اسے ہی اندر،متر وردھا کہتے ہیں۔اور وہ بڑا علم اور عظمت والا رب ہے۔

(رگ وید ۱:۱۶۴:۴۶)

۱۷۔ترجمہ:جو پرمیشور تمام عالم کے انسانوں کا ایک ہی معبود ہے اس کا اِن الفاظ کے ذریعہ حمد بیان کرو۔وہی امن وامان دینے والا سب سے زیادہ طاقتور،حق گو،اور ہر چیز اس کے قبضہٗ قدرت میں ہے۔ (رگ وید :۶:۲۲:۱)

۱۸۔ترجمہ:کائنات کی ابتدا میں نہ حق تھا نہ باطل،نہ تو آسمان تھا اور نہ جنت ہی یہ سب کہاں تھے اور کس کی نگرانی میں تھے۔کیا اس وقت گرہن تھا یا ہر طرف پانی ہی پانی پانی تھا اس وقت موت تھی اور نہ حیات۔اور اس وقت رات اور دن کا بھی کہیں پتہ نہ تھا اس وقت صرف ایک ہی تھا جو ہوا کی طرح سانس لے رہا تھا اس کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی۔ (رگ وید ۱۰:۱:۲۹)

۱۹۔ترجمہ:(اے مالک) تیرے جیسا کوئی دوسرا نہ تو اس دنیا میں ہے اور نہ ہی زمین پر ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

(رگ وید ۷:۳۲:۲۳)

۲۰۔ترجمہ:اس دنیا کے بنانے والے کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔ (رگ وید ۵:۸۱:۱)

۲۱۔ترجمہ:وہ ایشور ہماری مدد کرے۔ (رگ وید ۱ :۱۰۰ : ۱)

۲۲۔ترجمہ: پرماتما خود تو کھاتا نہیں بلکہ دوسروں کو کھلانے کا انتظام کرتا ہے۔ (رگ وید۱:۱۶۴:۲)

۲۳۔ترجمہ: دنیا کا خالق، مشرق، مغرب، اوپر اور نیچے سب جگہ ہے۔ (رگ وید ۱۰:۳۶:۱۴۰)

۲۴۔ترجمہ:(اے مالک) تو ہم سے نزدیک ترین اور محافظ ہے۔ (رگ وید ۵:۲۴:۱)

۲۵۔ترجمہ: نہ زمین اور آسمان اس خدا کے محیط ہونے کی حد کو پاسکتے ہیں نہ آسمان کے کرّے۔نہ آسمان سے برسنے والا مینھ، اس خدا کے سوا کوئی اور دوسرا اس کی خلقت پر قدرت نہیں رکھ سکتا۔ (رگ وید:۱:۵۲:۱۴)

۲۷۔ترجمہ: وہ سمندر کی کشتیوں کو جانتا ہے۔(رگ وید:۱:۲۵:۷)

۲۸۔ترجمہ: تمام جانداروں کے اوپر قدرت رکھنے والے خدا نے دن اور رات کا سلسلہ قائم کیا۔ (رگ وید:۱۰:۳۰:۲)

۲۹۔ترجمہ: اے پرمیشور! آپ نیک لوگوں کو اچھا پھل دیتے ہیں یہ آپ کا حقیقی خاصہ ہے۔ (رگ۔۱:۱:۶)

۳۰۔ترجمہ: وہ ایشور ساری دنیا کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(رگ وید۔۱۰:۱۸۷)

۳۱۔ترجمہ: اسی (مالک) نے دن اور رات بنائے۔

(رگ وید۔۱۰:۱۹:۲)

۳۲۔ترجمہ: خالق نے سورج اور چاند کو مثل سابق خلقتوں کے

پیدا کیا۔ (رگ وید۔۱۰:۱۸۷:۴)

۳۳۔ترجمہ: قابل پرستش زمین وآسمان کو سچے راستہ پر چلانے والے پرمیشور سے عاجزی کے ساتھ ہاتھ اوپر اٹھا کر دعا مانگو۔

(رگ وید۔۶:۱۶:۴۶)

۳۴۔ترجمہ: خدا کے قانون نہیں بدلتے۔(رگ وید۔۱:۲۴:۱۰)

۳۵۔ترجمہ: اے خدا زمین اور آسمان تیرے رعب سے کانپتے ہیں اے خدا تو اپنے قہر سے بدکار کو مارتا ہے اور نیکی کرنے والے کے لئے روحانیت کی عظمت قائم کرتا ہے۔

(رگ وید۔۱:۸۰:۱۱)

۳۶۔ترجمہ: اے قادر مطلق عظیم الشان پروردگار ہم اپنی جہالت سے گمراہ ہوتے ہیں ہمارے اوپر مہربانی کیجئے۔

(رگ وید:۷:۸۹:۳)

یجروید میں مورتی پوجا کی ممانعت

مورتی پوجا سے متعلق شلوک یجروید میں اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ترجمہ: اوپر، اطراف میں درمیان میں کہیں کسی نے اس (خدا) کا احاطہ نہیں کیا...... اس کی کوئی شبیہ (یا صورت) نہیں ہے اس کی شان عظیم ہے۔ (یجروید۔۳۲۔۲۔۳)

۲۔ ترجمہ: وہ لوگ تاریک گہرائیوں کے اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں جو (اسمھوتی) مادہ (اپنی بنیادی شکل میں جیسے) آگ، مٹی، پانی وغیرہ کے پجاری ہیں وہ اس سے بھی گہری تاریکیوں میں ڈوبتے ہیں جو اسمھوتی سے مرکب اشیاء مثلاً پیڑ پودے مورتیاں وغیرہ میں ملوث ہیں۔ (یجروید۔۴۰۔۹)

۳۔ ترجمہ: اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے اس کا نام ہی اصل ہے یہی سب سے بڑی نیکی ہے۔ (یجروید۔۳۲واں ادھیائے ۳)

۴۔ ترجمہ: اس کی کوئی شبیہ یا مورتی نہیں ہے اس کا نام ہی اعلیٰ

ہے۔ (یجر وید۔۳۔۳۲)

۵۔ترجمہ: وہ ہی ہر چیز کا نگہبان ہے اور وہ جسم سے پاک ہے۔

(یجر وید۔۴۰۔۸)

۶۔ترجمہ: (اے مالک) تیرے جیسا نہ کوئی دونوں عالم میں ہے اور نہ زمین کے ذرات میں اور نہ تیرے جیسا کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ (یجر وید۔۲۷:۳۶)

۷۔ترجمہ: تو ہر جگہ موجود رہنے والا نور ہے۔ (یجر وید۔۵:۳۵)

۸۔ترجمہ: اس کائنات کی چیزوں میں جو کچھ بھی حرکت ہے وہ سب اس حاکم، قدرت رکھنے والے اللہ کی مرضی سے ہے۔

(یجر وید۔۴۰:۱)

۹۔ترجمہ: یہ پوری کائنات اس اللہ کے حکم سے چل رہی ہے۔

(یجر وید۔۴۰:۱)

۱۰۔ترجمہ: پرمیشور غور وفکر نہیں کرتا وہ بہت دور بھی ہے اور بہت قریب بھی، مگر اس کی قدرت ہر طرف ہے۔ (یجر وید۔۴۰:۵)

اتھروید میں مورتی پوجا کی ممانعت

اتھروید میں مورتی پوجا کی ممانعت اس طرح کی گئی ہے

۱۔ترجمہ: وہ خدا ایک ہے وہ سچ مچ ایک ہے۔

(اتھروید۱۲:۴:۱۳)

۲۔ترجمہ: وہ (خدا) نہ کبھی مرتا ہے اور نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے۔

(اتھروید۳۲:۸:۱۰)

۳۔ترجمہ: وہ اللہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کو موت آئے بلکہ وہ امرت کے تصور سے بھی بالاتر ہے۔ (اتھروید۴۶:۴:۱۳)

۴۔ترجمہ :اے خدا ہم تیرے ہی (عبادت گذار) بندے (عبادت گذار) ہوں۔ (اتھروید۱:۲:۲)

۵۔ترجمہ :ایک ہی خدا عبادت کے لائق ہے اور سبھی مخلوقات کے ذریعہ حمد کے قابل ہے۔ (اتھروید۱:۲:۲)

۶۔ترجمہ: چاند اور یہ سبھی سیارے اسی کی حمد کرتے رہتے ہیں۔

(اتھروید۲۸:۴:۱۳)

۷۔ترجمہ: اس نے سورج کو روشن کیا رات کو بنایا۔آسمان کو بنایا، ہوا کو بنایا جہتوں کو تخلیق دی ،زمین ،اگنی ،پانی کو اسی نے تخلیق دی اور وہ خود ہی سے ہے اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔

(اتھروید۲۱:۴:۱۳)

۸۔ ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے درختوں کو اگایا پھر اس کی سیرابی کے لئے بارش برساتا ہے اور وہی انسانی نسل کو بڑھاتا ہے۔

(اتھروید۴۳:۴:۱۳)

۹۔ ترجمہ: ایک خدا ہی پوجا کے لائق اور سبھی لوگوں میں حمد کے قابل ہے (اتھروید۹:۲:۲)

۱۰۔ ترجمہ: خدا درحقیقت بہت بڑا ہے۔

(اتھروید۔۲۰:۵۸:۳)

۱۱۔ ترجمہ: ایک پرمیشور ہی عبادت اور تعظیم کے قابل ہے۔

(اتھروید۔۲:۲:۱)

۱۲۔ ترجمہ: جو مختلف صفات کا مالک ہے وہی آقا عبادت، تعریف اور تعظیم کے قابل ہے۔ اے مالک تیرا ٹھکانا تیرے ہی نور میں ہے۔ (اتھروید۔۲:۲:۱)

۱۳۔ ترجمہ: وہ پرمیشور نہ دوسرا ہے نہ تیسرا اور نہ چوتھا ہی اسے کہا جاسکتا ہے، وہ پانچواں چھٹا اور ساتواں بھی نہیں ہے، وآٹھواں، نواں اور دسواں بھی نہیں وہ اکیلا ہے وہ ان سب کو الگ الگ دیکھتا ہے جو سانس لیتے ہیں یا نہیں لیتے، تمام طاقتیں اسی کی ہیں وہ بڑی طاقت والا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں پوری کائنات ہے، وہ ایک ہے اس کی طرح کا کوئی دوسرا نہیں اور یقینی طور پر وہ ایک ہی ہے۔ (اتھروید۔۱۳:۴:۱۶)

۱۴۔ ترجمہ: ایک ہی نور ہے جو مختلف صفات میں ظاہر ہوتا ہے۔

(اتھروید۔۱۳:۳:۱۷)

پُران، گیتا اور اپنشدوں میں مورتی پوجا کی ممانعت

پران اور اپنشدوں میں مورتی پوجا کی ممانعت اس طرح کی گئی ہے۔

گیتا کے مطابق مورتی پوجا کی ممانعت

۱۔ ترجمہ: اس کے لطیف ہونے کے باعث اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا وہ تو دور بھی ہے اور قریب بھی۔ (گیتا ۱۳۔۱۵)

۲۔ ترجمہ: خدا نہ تو لکڑی میں ہے نہ پتھر میں نہ مٹی (سے بنی مورتیوں) میں، وہ تو احساسات میں موجود ہے اس کا احساس ہونا ہی اس کے وجود کی دلیل ہے۔

(گروڑ پران ۔دھرم کانڈ۔ پریت کھنڈ۔ ۳۸۔۱۳)

۳۔ ترجمہ: مٹی پتھر وغیرہ کی مورتیاں دیو نہیں ہوتیں۔

(شری مدبھاگوت مہاپران۔۱۱:۸۴:۱۰)

۴۔ ترجمہ: خدا ہی اکیلے پہلے تھا اور دوسرا کچھ نہیں تھا۔

(اَیِریہ اپنشد۔۱:۱)

۵۔ ترجمہ: خدا ہی اکیلے پہلے تھا۔ (برھد اڑیک اپنشد۔۱۰:۴:۱)

۶۔ ترجمہ: جس کے ذریعہ دنیا اور کائنات کی تخلیق ہوئی وہی قیامت برپا کرے گا تو وہی اکیلا خدا ہے۔ (ویدانت ۲:۱:۱)

۷۔ترجمہ: ایک ہی اللہ ہے دوسرا نہیں نہیں ہے ذرہ برابر بھی نہیں۔ (اپنشد)

۸۔ترجمہ: ایک ہی ہے اس کا کوئی ثانی نہیں۔ (اپنشد)

۹۔ترجمہ: میرے صفات کو نہ جاننے والے بے وقوف لوگ مجھے جسم والا سمجھ کر میری بے عزتی کرتے ہیں۔ (گیتا۔۹:۱۱)

۱۰۔ترجمہ: وہ ایسا ہے جسے دیکھنا ناممکن ہے۔ (گیتا۹۴ ۱۳:)

۱۱۔ترجمہ: اس کے لطیف ہونے کے باعث اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا وہ تو دور بھی ہے اور قریب بھی۔ (گیتا۱۳ :۱۵)

۱۲۔ترجمہ: وہ شخص جو مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر ایک کو مجھ میں دیکھتا ہے وہ مجھے کبھی نہیں کھوتا اور نہ میں اسے کھوتا ہوں۔

(گیتا۔۶:۳)

۱۳۔ترجمہ: اپنی غیر ظہور پذیر شکل میں تمام کائنات میں سرائت کیے ہوئے سبھی جاندار مجھ میں ہیں لیکن میں ان میں رہتا نہیں۔

(گیتا۹ :۴)

۱۴۔ ترجمہ: سبھی جاندار مجھ میں رہتے نہیں ہیں میری قدرت دیکھ کہ میں نے ہی سبھی جانداروں کو پیدا کیا اور ان کی پرورش کرتا ہوں پھر بھی میں ان میں رہتا نہیں ہوں۔ (گیتا:۹:۵)

ان وضاحتوں سے ہم مندرجہ ذیل نتائج اخذ کرسکتے ہیں

جب لوگوں نے گروؤں پر انحصار کرنا شروع کیا تو ان مذہبی علماء نے عوام کے لئے مورتی پوجا کا طریقہ متعارف کرایا اور رشیوں نے سوچا کہ ایک غیر مجسم خدا کی عبادت عوام کو مطمئن نہیں کرسکتی جس کا عوام کے لئے انھوں نے مجسمہ تیار کیا تب سے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ایک گروہ مورتیوں کی پوجا کرنے والا اور دوسرا

مورتیوں کی پوجا نہ کرنے والا۔

قرآن پاک نے اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے

ترجمہ: ایک وقت تھا جب تمام انسان ایک امت تھے پھر انھوں نے باہم اختلاف کیا اور اگر تمھارے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات (نافرمانوں کی مہلت) طے نہ کرلی گئی ہوتی تو جس چیز میں وہ باہم اختلاف کرر ہے ہیں اس کا (تبھی) فیصلہ کردیا جاتا۔

(سورہ یونس آیت ۔۱۹)

اس میں شک نہیں کہ ویدوں کے قابل تردید سخت شبہات کے باوجود مورتی پوجا کا رواج جاری ہی رہا کیونکہ انسانی ذہن نا قابل احاطہ کا احاطہ کرنا چاہتا تھا اگر انھوں نے معبود حقیقی سے اپنے آپ کو کاٹ نہ لیا ہوتا تو اس مسئلہ کا بہت آسان حل مذہبی کتابوں میں موجود تھا جیسے:

''ستیش چتر شروستمہ'' (اصل تصویر یا مورتی تو وہ ہے جو سنتی ہو یعنی زندہ ہو) (رگ وید: ۶۔۵۔۱)

اصل مورتی تو انسان خود ہی تھا خدا کی بنائی ہوئی مٹی کی مورتی جب کوئی شخص اپنے اوپر غور کرے گا جو خدا کی بنائی ہوئی زندہ مورت ہے تو خود بخود اس خالق خدا کی یاد آجائے گی کیونکہ ہر صفت اپنے صانع کے قدرت کی عکاسی کرتی ہے بعد میں گیتا نے اس اصول کو آگے بڑھاتے ہوئے اس طرح سمجھایا۔

ترجمہ: عبادت گذار کو چاہئے کہ اپنے جسم گلے اور سر کو ایک سیدھ میں کرلے اور اپنی ہی ناک کے اگلے سرے پر نگاہ جما کر غور کرے کسی سمت میں نہ دیکھے۔ (گیتا ۶۔۱۳)

جب یہ ہدایت دی گئی کہ اپنی ہی ناک پر نگاہ جماؤ اور کسی دوسرے سمت میں نہ دیکھو تو دھیان جمانے کے لئے مورتی کی گنجائش بالکل ہی نہیں رہتی۔

صفات خداوندی کا تقابلی جائزہ
قرآن کی روشنی میں

جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے کہ اسلام صرف ۱۴۰۰ سال قبل شروع کیا گیا ایسا نہیں ہے بلکہ نسل انسانی کی ہدایت کے لئے ابتدا ہی سے اصل مذہب صرف ایک رہا ہے اور وہ ہے اسلام (یعنی خدا کے حضور مکمل سر تسلیم خم کر دینا)، کسی نئے رسول کی بعثت سے مذہب کا صرف ایک جز شریعت (قوانین سے متعلق حصہ) تبدیل ہوتی رہی جبکہ مذہب کی بنیادی تعلیم توحید، رسالت اور آخرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ پچھلے تمام صحائف انسانی دراندوزی سے محفوظ نہیں رہ سکے لیکن اس کے باوجود بنیادی عقائد جیسے توحید کا عقیدہ اپنی توضیحات وتصریحات اور دلائل کے ساتھ موجود ہیں اسی طرح روح پرستی، بت پرستی اور مخلوق پرستی کا بھی عقیدہ موجود ہے جسے ہندو مفکرین اور فلاسفہ اپنے مخصوص فکر وفلسفہ کے زور سے توحید اور شرک دونوں کو حق قرار دیتے ہیں جسے ہم اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی ربوبیت کو تمام کتب مذاہب کے حوالہ سے پیش کر کے جائزہ لیتے ہوئے توحید کی عمومیت اور بت پرستی کی شناعت کا ذکر کر رہے ہیں۔

قرآن: قرآن پاک میں بیان کردہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ۱۰۰ سے زائد صفاتی نام ہیں مثلاً ''اَلعَلِیم'' ''سب کچھ جاننے والا'' البصیر ''ناظر مطلق'' ''الشَّھِید''، ہر ایک پر

گواہ "المُحِیط" ہر ایک کا احاطہ کئے ہوئے وغیرہ۔

گیتا: عام لوگ "اپنشدوں" اور "گیتا" کی فلسفیانہ زبان سے اکثر دھوکا کھا جاتے ہیں مثلاً گیتا کے مندرجہ ذیل اشلوک کو دیکھیں۔

ترجمہ: وہ شخص جو مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر ایک کو مجھ میں دیکھتا ہے وہ مجھے کبھی نہیں کھوتا اور نہ میں اسے کھوتا ہوں

(گیتا ٦۔۳۰)

گیتا خود ہی اس کی تشریح اس طرح کرتی ہے:

ترجمہ: اپنی غیر ظہور پذیر ہر شکل میں میں تمام کائنات میں سرائت کئے ہوئے ہوں، سبھی جاندار مجھ سے ہیں لیکن میں ان میں رہتا نہیں۔ (گیتا۔٦:۳۱)

اس کے بعد کے شلوک میں یہ مزید وضاحت موجود ہے

ترجمہ: لیکن سبھی جاندار مجھ میں رہتے نہیں ہیں میری قدرت دیکھ کہ میں نے ہی سبھی جانداروں کو پیدا کیا اور ان کی پرورش کرتا ہوں پھر بھی میں ان میں رہتا نہیں ہوں (گیتا ۹۔۵)

قرآن: اسی کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

ترجمہ: جہاں کہیں بھی تم ہو وہ (اللہ) تمھارے ساتھ ہے۔

(الحدید۔۴)

اس آیت کے آگے ہی اس مفہوم کی وضاحت کر دی گئی۔

ترجمہ: جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(الحدید۔۴)

ترجمہ: ہم اس (انسان) کی شہ رگ سے بھی زیادہ (اس کے) قریب ہیں۔ (ق۔۱۶)

کیونکہ ان الفاظ سے پہلے اس آیت میں وضاحت بھی موجود ہے۔

ترجمہ: ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے ذہن میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو جانتے ہیں (ق۔۱۶)

تجزیہ:

مندرجہ بالا آیت ایک مسلمان کے اس یقین میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں کہ اپنی تمام ضروریات میں براہ راست خدا کو ہی پکارے اور اسی کی عبادت کرے۔ بہر حال جو لوگ اس غلط واہمہ میں مبتلا ہیں کہ خدا کا (انش) یا جز ہر شے میں ہے ان کے لئے تو مورتی پوجا کا بالکل ہی کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق خدا خود ان کے اندر بھی ہے انھیں مورتی کو دھیان جمانے کے لئے استعمال کرنے کے بجائے خود اپنے ہی وجود کو دھیان جمانے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

خدا اس پوری کائنات کا خالق ہے اس لئے وہ اس کے ذرے ذرے کو جانتا ہے اور اس سے باخبر ہوتے ہوئے اس کے ہر ذرہ پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

تخلیق کا بیان رگ وید میں

ترجمہ: اس نے رات اور دن کو درست کیا وہ ان کا بھی مالک ہے جن کی آنکھیں بند ہیں عظیم خالق نے پھر مناسب ترتیب میں سورج اور چاند بنائے اس نے ترتیب کے ساتھ آسمان و زمین بنائے فضا کے مراحل، ہوا اور روشنی کو پیدا کیا۔

(رگ وید ۱۰۔۱۹۰۔۲۔۳)

دوسری جگہ ان الفاظ میں تردید کی گئی ہے۔

ترجمہ: یہ دنیا ایک خواب محض کی مانند نہیں ہے۔

(ویدانت ۲۔۳۔۲۹)

ترجمہ: جب خدا نے ابتدا میں (مخلوقات کو پیدا کرنے کا) ارادہ کیا تو اس کے خواہش کے نتیجے میں روح اول کا بیج وجود میں آیا اس ایک نے تنہا اپنی قوت ارادی سے متصور کر کے عدم سے وجود کو پیدا کیا اس طرح تخلیق اول وجود میں آئی۔

(رگ وید ۱۰۔ ۱۲۹۔ ۴۔ ۵)

یجروید میں اس کو اس طرح پیش کیا گیا ہے

ترجمہ: تجھے ہی عمل کرنا ہے اور تجھے ہی اس کا بدلہ ملنا ہے

(یجروید ۲۳۔ ۱۵)

اگر مخلوقات لاموجود اور فریب نظر ہوتی تو اعمال اور ان کے بدلے کا تصور بے معنی ہوتا۔

قرآن نے اس کو اس انداز میں پیش کیا ہے

ترجمہ: ''کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں''۔

(المؤمنون ۱۱۵)

تجزیہ:

اس کے علاوہ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ اگر مخلوق کو خدا کا جز مان لیں جیسا کہ بعض لوگ ''انش واد'' کے قائل ہیں تو جنت اور دوزخ کا وجود نہ ہوتا کیونکہ خدا کے وجود کے ایک حصہ کا دوزخ میں جلایا جانا انتہائی مضحکہ خیز تصور ہے موت جس کے بعد جزا اور سزا اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ روح مرنے کے بعد خدا میں جا کر شامل ہو جاتی ہے بلکہ علیحدہ وجود کی حیثیت سے جزا یا سزا پاتی ہے اگر روح خدا

کے وجود کا حصہ ہوتی تو موت کے بعد جسم سے علیحدہ ہونے کے بعد خدا میں واپس مل جاتی جبکہ ہندو مذہبی کتب میں جنت اور دوزخ کے بیانات کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

جنت کا تصور ویدوں کی دنیا میں

ترجمہ: پاک کرنے والے کے ذریعہ پاک ہو کر ایسے جسم کے ساتھ جس میں ہڈیاں نہ ہوں گی وہ درخشاں ہو کر روشنیوں کی دنیا میں پہنچتے ہیں ان کے مسرور جسموں کو آگ نہیں جلاتی ہے جنت کی دنیا میں ان کے لئے بڑی لذتیں ہیں۔

(اتھروید ۴۔۳۴۔۲)

ترجمہ: شہد کے کناروں اور مکھن سے بھری نہریں جو شراب، دودھ، دہی اور پانی سے لبریز ہوں گی بے پناہ شیریں، ان سے ابلی پڑتی ہو گی، یہ چشمے جنت کی دنیا مین تجھ تک پہونچیں گے، کنول کے پھولوں سے بھری ہوئی پوری پوری جھیلیں تیرے پاس آئیں گی۔ (اتھروید ۴۔۳۴۔۶)

دوزخ کا تصور ویدوں کی دنیا میں

ترجمہ: جو گنہگار ہیں (خدا سے وعدہ میں جھوٹے ہیں اور) خدا کے وفادار نہیں ان کے لئے یہ اتھاہ گہرائی والا مقام وجود میں آیا ہے۔ (رگ وید ۴۔۵۔۴)

ترجمہ: وہاں اس کے جسم کو بھڑکتی ہوئی لکڑیوں کے بیچ میں ڈال کر جلایا جاتا ہے کہیں خود اور کہیں دوسروں کے ذریعہ کاٹ کاٹ کر اس سے اپنا ہی گوشت کھلایا جاتا ہے......سانپ بچھو وغیرہ

ڈسنے والے اور ڈنک مارنے والے ہیں ...... پہاڑ کی چوٹیوں
سے گرایا جاتا ہے"...... یہ سب سزائیں اور رورونامی دوزخ میں
اور بھی بہت سی عقوبتیں عورت ہو یا مرد اس روح کی زندگی
میں ہونے والے گناہ کے باعث بھگتنا ہی پڑتا ہے۔

(شری مد بھاگوت پران ۳۔۳۰۔۲۵۔تا۲۸)

خدا لا انتہا اور لا محدود ہے جب کہ انسانی عقل محدود ہے محدود کبھی لا محدود کا احاطہ نہیں کر سکتا ان کی مذہبی کتب میں جسے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ: کون جانتا ہے؟ اور کون یہ بتا سکتا ہے؟ یہ کیسے پیدا ہوئی
اور مخلوق کیسے وجود میں آئی؟ دیوتا بھی تو اس دنیا کی پیدائش کے
بعد کے ہیں تو پھر کون بتا سکتا ہے کہ یہ پہلے کیسے وجود میں آئی۔

(رگ وید۔۱۰۔۱۲۹۔۶)

(برہد آرڑیک اپنشد) میں "نہیں نہیں" کی ایک طویل تکرار خدا کے صفات سے متعلق سوال و جواب کی شکل میں موجود ہے جیسے:

"کیا وہ کشیف ہے؟" "نہیں" "کیا وہ لطیف ہے"؟ "نہیں" "کیا
وہ کوتاہ ہے"؟ "نہیں" "کیا وہ دراز ہے"؟ "نہیں اس طرح ہر ایسی
صفت سے متعلق جسے انسانی عقل سوچ سکتی ہو یہی جواب ملتا
ہے کہ نہیں وہ ایسا نہیں ہے۔

تجزیہ:

خدا کو اپنشدوں میں نِـرگُـن (ہر ایسی صفت سے پاک جس سے انسانی عقل سمجھ سکے) کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ بے انتہا اور لا محدود کی صفات بھی لا محدود ہوں گی۔ اس لئے ان کی اصل کیفیت ہم سمجھ ہی نہیں سکتے۔

پھر حل کیا ہے؟ ہم اس کا تصور کیسے کریں؟

فرض کیجئے کہ کسی نے ہاتھی کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی تصویر دیکھی آپ اس سے ہاتھی کی ماہیت کیسے سمجھائیں گے؟ آپ کہہ سکتے ہیں کہ "اس کے پاؤں ستونوں کے مانند ہوتے ہیں حالانکہ ستون اور ہاتھی کے پاؤں میں کوئی تعلق نہیں۔

جب کوئی شخص کسی چیز کو نہیں جانتا تو اسے سمجھانے کے لئے وہی زبان استعمال کرنی پڑتی ہے جس الفاظ کے معنی وہ سمجھتا ہو اسی طرح خدا کی صفات کا بیان ہے کہ جب اس کے کسی عمل کو بتانا ہوتا ہے تو ہاتھ کا ذکر آتا ہے حالانکہ اس کے ہاتھ نہیں ہے جب اس کی بصارت کا ذکر ہوتا ہے تو آنکھ لفظ بھی استعمال ہوتا ہے حالانکہ اس کی آنکھیں نہیں ہیں یہ تمثیل ہیں وہ تو نراکار ہے (غیر متشکل) ہے۔

جب یہ سمجھ میں آجائے گا تو مذہبی کتب میں خدا کے تعلق سے بیانات میں کوئی تضاد محسوس نہیں ہوگا اور مندرجہ ذیل مضامین کا مطلب سمجھنے میں بھی کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ جیسے:

قرآن:

ترجمہ: جدھر بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(سورہ البقرہ آیت۔ ۱۱۵)

وید:

ترجمہ: وہ جس کی آنکھیں ہر طرف ہیں چہرہ ہر طرف ہے ہاتھ اور پاؤں ہر طرف ہیں وہی اکیلا خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کر کے اپنے ہاتھوں سے انھیں سنوارا ہے۔

(رگ وید۔ ۱۰۔ ۸۱۔ ۳)

اس موقع پر میں اپنشدوں کے دو شلوکوں کا ذکر کرتا ہوں جسے ویدوں کا خلاصہ کہا جاتا ہے اور جنھیں سمجھنے میں ایک کثیر تعداد کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ جیسے:

۱۔ " ایکم برھم دو یتیھناستیے' (ایک ہی خدا ہے دوسرا کوئی نہیں)

تجزیہ:

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کے سوا کسی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اگر کوئی کہے گاؤں میں ایک ہی ڈاکٹر ہے دوسرا کوئی نہیں تو اس سے یہ قطعی نہیں سمجھیں گے کہ گاؤں میں ڈاکٹر کے علاوہ کوئی نہیں رہتا، ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ گاؤں کے باشندوں میں سے صرف ایک شخص ڈاکٹر ہے اس طرح " ایکم برھم دو یتیہ ناستیے " کا مطلب یہ ہے کہ ایک کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔

دوسرا شلوک:

۲۔ " ایکم ایوم او دو تییم " (وہ ایک اور لاثانی ہے)

تجزیہ:

یہ عام غلط فہمی ہے کہ اس کے لاثانی ہونے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے سوا کسی کا وجود ہی نہیں ہے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے آپ یہ کہیں کہ " وہ انجینئر لاثانی ہے " تو آپ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس جیسا کوئی انجینئر نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کے لاثانی ہونے کا مطلب بھی یہی ہوگا ایک خدا جیسا کوئی خدائی کا دعویدار نہیں ہے۔

حدیث:

خدا کے حاضر مطلق ہونے کی کیفیت کو ایک حدیث نے بہت خوبصورت

الفاظ میں سمجھایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ خدا تمام کائنات میں نہیں سما سکتا لیکن مومن کے دل میں سما سکتا ہے۔

" گیتا میں یوگی کے الفاظ اسی مفہوم کے لئے آئے ہیں کہ وہ خدا تمام کائنات میں نہیں سما سکتا لیکن یوگی کے دل میں سما جاتا ہے۔"

پس انسانی محدود عقل اس لامحدود اللہ کی کسی ایک بھی صفت کی اصل کیفیت کا احاطہ نہیں کر سکتی لیکن وہ آپ کے قلب میں آسکتا ہے اور اسے آپ اپنے دل میں محسوس کر سکتے ہیں اگر آپ چاہیں۔

قرآن:

ترجمہ: اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے یہی (اوصاف رکھنے والا) اللہ تمھارا رب ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (وہی) ہر چیز کا خالق ہے، لہٰذا تم اسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا نگراں وکفیل ہے اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں کر سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو کر لیتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں اور باخبر ہے۔ (دیکھو) تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے بصیرت کی روشنیاں (روشن دلائل) آگئی ہیں اب جو بینائی سے کام لے گا وہ اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا وہ خود اپنا نقصان اٹھائے گا۔ (الانعام ۱۰۲ تا ۱۰۵)

ترجمہ: اور میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انھیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں پکارنے والا مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ (البقرۃ۔۱۸۶)

ترجمہ: پس اللہ کے لئے مثالیں نہ گڑھو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ (النحل۔۷۴)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے خوبصورت (صفاتی) نام ہیں اس کو انھیں
(صفاتی ناموں) سے پکارو۔ زالاعراف۔۱۸۰)

خلاصہ:

انسان کو اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا تھا جو اس کی بہترین تخلیق ہے اپنے اس شاہکار کے لئے اللہ نے تمام کائنات کو پیدا کیا جبکہ انسان کو اس نے اپنے لئے بنایا تھا انسان نے اپنے سے کمتر اپنے خادموں کے آگے سجدہ ریز ہوکر اپنے آپ کو ذلیل کیا جو شخص اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے جواب دہی میں یقین رکھتا ہوا سے چاہئے کہ اس کی کتابوں میں ایمان لائے اور گرودں کی ان تعلیمات کو ترک کردے جو خدائی تعلیم (قرآن) سے ٹکراتی ہوں اور اس مالک حقیقی کے آگے سر تسلیم خم کردے اور یہ نغمہ اس کی زبان پر ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعاؤں کا متمنی
محمد سرور فاروقی ندوی فتحپوری
۱۹/۹/سنہ ۲۰۰۰ء

مرکز تحقیق اسلامی پاکستان

اہداف

مسلمانوں میں مطالعہ مذاہب کے ذریعہ۔ اسلام کی حقانیت کا علمی شعور بیدار کرنا۔ انہیں اعتقادی وفکری ارتداد سے بچانا اور مکالمہ بین المذاہب میں اسلام کی نمائندگی کے لیے علمی صلاحیت پیدا کرنا۔

غیر مسلموں کو قرآن وسنت کے حکیمانہ اصولوں کی روشنی میں اسلام کی دعوت دینا۔

اسلام قبول کرنے والے نو مسلم افراد کی تعلیم وتربیت اور ان کے معاشرتی مسائل حل کرنے کی کوشش کرنا۔

کارکردگی

''ماہنامہ'' مکالمہ بین المذاہب، باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے جس میں اسلام کے عقائد وتعلیمات کا تعارف اور اس کے لیے علمی دلائل پر مشتمل مضامین شائع ہوتے ہیں اور اسلام کے خلاف پھیلائے گئے غیر مسلموں خصوصاً مسیحی شہریوں کے مکالموں کا تحقیقی جواب دیا جاتا ہے۔

مطالعہ مذاہب کورس منعقد کیے جاتے ہیں جن میں معاصر مذاہب کا تقابلی مطالعہ کروایا جاتا ہے اور مذاہب کے درمیان مکالمے میں اسلام کی نمائندگی کے لیے تیاری کرائی جاتی ہے۔

دعوتی لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔

1- کیا بائبل خدا کا کلام ہے؟

2- کیا مسیح ؑ خدا کا بیٹا ہے؟

3- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور ''مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں'' شائع ہو چکی ہے۔

دیگر کئی کتابیں زیر تجویز ہیں۔